

وہ دن" اور اس کے انکشافات"

نمبر 3531

ایک وعظ

بروز جمعرات، 28 ستمبر 1916 کو شائع ہوا

سی۔ ایچ۔ سپرجن کے ذریعہ دیا گیا

میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن میں

بروز جمعرات شام، 18 فروری 1872

"خداوند اسے یہ توفیق دے کہ وہ اُس دن خداوند کی رحمت پائے۔"

(تیموتھیس 2: 18)

شکرگزاری ایمانداروں میں کبھی کم نہیں ہوتی۔ جب وہ کسی نعمت کو حاصل کرتے ہیں، تو اس کا اقرار ضرور کرتے ہیں۔ جب پالوس روم میں تھا، تو اُنسیفورس نے اسے بڑی جستجو سے ڈھونڈ نکالا، اور اس کی زنجیروں سے شرمندہ نہ ہوا، بلکہ اس کی ضرورتوں کو پورا کیا۔ اسی لیے پالوس اپنے دل میں اس کے اور اس کے خاندان کے لیے ہمیشہ شکر گزار رہا۔ ہم میں سے کوئی بھی ناشکری کا مرتکب نہ ہو، کیونکہ یہ بدترین گناہوں میں سے ایک ہے۔

بے شک، پالوس اُنسیفورس کے لیے جو کچھ کر سکتا تھا، وہ کرنے کو تیار تھا، مگر اس نے اپنی شکرگزاری کے اظہار میں سب سے بڑھ کر اس کے لیے دعا کی۔ وہ دعا جو ہمیں الہام کی کتاب میں لکھی ہوئی ملتی ہے۔

یہاں سے ہم سیکھتے ہیں کہ اگر ہم اپنے محسنوں کے لیے اور کچھ نہیں کر سکتے، تو ہم ان کے لیے دعا ضرور کر سکتے ہیں۔ انہیں، ہم سب ان لوگوں کے لیے کثرت سے دعا کریں، جنہوں نے کسی بھی صورت میں ہم پر احسان کیا ہے۔

ہم یہ بھی سیکھتے ہیں کہ بہترین لوگ بھی دعا کے محتاج ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اُنسیفورس نجات یافتہ تھا۔ وہ مسیح کا ایک سچا پیروکار معلوم ہوتا ہے، کیونکہ جب دوسروں نے پالوس کو نظر انداز کیا، کیوں کہ وہ قید میں تھا، تو اُنسیفورس نے اسے پہچانا۔ اس نے اسے ڈھونڈ نکالا، یہاں تک کہ روم کے غریب ترین علاقوں میں جا کر بھی اس کی تلاش کی، اور اسے پایا۔ شاید اس وقت شہر کی آبادی چالیس لاکھ سے بھی زیادہ تھی، پھر بھی اُس نے رسول کو ڈھونڈ نکالا اور اس کی خدمت کی۔

وہ ایک نیک شخص تھا، پھر بھی پالوس نے اس کے لیے دعا کی۔ وہ دعا جو ایک بدکار کے لیے بھی موزوں ہو سکتی تھی: "خداوند اسے یہ توفیق دے کہ وہ اُس دن خداوند کی رحمت پائے!" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم میں سے بہترین بھی دعا کے محتاج ہیں۔ ہمیں شکر گزار ہونا چاہیے اگر ہمارے لیے دعا کرنے والے موجود ہیں۔ ہمیں خدا کے نیک بندوں کی دعاؤں کو اپنی حقیقی دولت سمجھنا چاہیے۔ وہی سب سے زیادہ خوش نصیب ہے، جس کے لیے زیادہ سے زیادہ ایماندار دعا کرتے ہیں۔

مگر آج کی رات، میں آپ کی توجہ ان باتوں پر مرکوز نہیں کر رہا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سب اس دن پر غور کریں، جس کا ذکر رسول نے یہاں کیا ہے۔ ہمارا پہلا نکتہ "وہ دن" ہو گا، اور دوسرا "اُس دن کی رحمت"۔

پہلا نکتہ، پھر۔۔

"وہ دن"

پالوس یہاں عدالت کے دن کی بات کرتا ہے۔ وہ اس کا خاص ذکر نہیں کرتا، کیونکہ ایمانداروں میں اس کا ایسا عام یقین اور انتظار تھا کہ صرف "وہ دن" کہہ دینا کافی تھا۔ قدیم زمانے سے، جہاں کہیں بھی الہی نور موجود رہا، اس دن کی امید رکھی گئی۔ حتیٰ کہ حنوک، جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا، خداوند کے آنے کی بابت نبوت کی، اور اس کی نبوت، اگرچہ نہایت قدیم تھی، مگر ایسی واضح تھی کہ وہ یہودی بھی، جو کتاب الہام کے خاتمہ پر تھا، اسے نقل کرتا ہے۔ کیونکہ غالباً اس نے محسوس کیا کہ ان قدیم نبی کے الفاظ سے زیادہ بلیغ الفاظ کوئی اور نہ ہوں گے۔

مقدس کتاب کی تاریخ کے صفحات پر ہر جگہ ایسے لوگ اٹھائے گئے جو اس دن کا ذکر کرتے رہے۔ آساف نے اس زبور میں جو ہم نے ابھی پڑھا، اس دن کی نہایت دقیق تصویر کشی کی، جب خداوند اپنی قوم کی عدالت کرے گا۔ اور دانیال، جب اُس نے تخت بچھتے اور قدیم الایام کو آتے دیکھا، تو اُس دن کو پہچان لیا، جس کے انتظار میں ہم بھی ہیں۔ مقدس کتاب میں شاذ ہی کوئی

شے ایسی مذکور ہو جو اس دن سے زیادہ بار بیان ہوئی ہو۔ عہدِ جدید میں بار بار عدالت کے دن کا ذکر ہے، جب خداوند جلتی ہوئی آگ کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ پالوس کو اس دن کے ذکر میں کوئی اور وضاحت دینے کی ضرورت نہ تھی، بلکہ محض "وہ دن" کہہ دینا ہی کافی تھا۔

آج رات کچھ لوگ پوچھیں گے، "وہ دن کب آئے گا؟" جس کے جواب میں میں کہوں گا کہ ہمارے لیے یہ جاننا زیادہ ضروری ہے کہ ہم اس کے لیے تیار ہیں، بجائے اس کے کہ ہم اس کی تاریخ طے کرنے کی فکر میں پڑیں۔ ہم تمہیں اس بارے میں کوئی خبر نہیں دے سکتے، کیونکہ "اس دن اور اس گھڑی کا علم کسی کو نہیں، نہ آسمان کے فرشتوں کو"۔ میں نے مقدس کتاب کی روشنی میں جتنا ممکن تھا، مستقبل کو سمجھنے کی کوشش کی ہے، اور اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ خداوند چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ چوکس اور منتظر رہیں، اسی لیے اس نے کلامِ مقدس میں بار بار فرمایا ہے کہ "وہ جلد آتا ہے"۔ یقیناً، اس کا "جلد" ہمارے "جلد" سے مختلف ہوگا، مگر میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا دوپہر گزر چکا، اور یہ آخری دن ہیں، اور ہمیں چاہیے کہ ہم ابنِ آدم کی آمد کی توقع میں ہوں اور اس کے آنے کے لیے تیار رہیں۔

وہ کل بھی آ سکتا ہے، وہ آج رات بھی آ سکتا ہے۔ وہ شاید دیر کرے، مگر وہ آئے گا۔ ایسی گھڑی میں جب لوگ توقع نہ کریں گے، اور ایسے وقت میں جب وہ بے خبر ہوں گے۔ وہ دن ان پر چور کی مانند آئے گا، اور حاملہ عورت پر دردِ زہ کی طرح نازل ہوگا۔ کچھ لوگ شاید تجسس میں پوچھیں کہ عدالت کا دن ایک عام دن ہوگا یا کوئی خاص زمانہ؟ کیا وہ دن چوبیس گھنٹوں کا ہوگا؟ جس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ ہمیں اس کی بابت کوئی خاص خبر نہیں، مگر ہم جانتے ہیں کہ "خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے، اور ہزار برس ایک دن کے برابر"۔ یہ ایک مقررہ وقت ہوگا۔ خواہ وہ طویل ہو یا مختصر، یہ عدالت کے لیے کافی ہوگا، اور یہ عدالت تمام انسانوں پر ہوگی۔ خواہ وہ ہزار برس کا ہو یا ایک دن کا، مگر کام پورا ہوگا۔ پورا ہوگا، مکمل ہوگا، ابد تک کے لیے فیصلہ ہو جائے گا، آدم کی تمام نسل کے لیے۔ ہمیں اس بات پر کامل یقین رکھنا چاہیے۔

ہمارے لیے اس دن کے بارے میں جاننا زیادہ ضروری ہے کہ، اول، وہ دن کسی اور دن کی طرح نہیں ہوگا۔ دنیا کا پہلا دن عدن میں سورج کے طلوع ہونے سے شروع ہوا، اور جب پہلی کرنوں نے آسمان کو روشن کیا، تو پرندے درختوں میں خوشی سے چہچہانے لگے۔ مگر "وہ دن" سورج کے طلوع ہونے سے نہیں بلکہ "صداقت کے سورج" کے ظہور سے شروع ہوگا۔ وہ اپنے باپ کے جلال میں آئے گا، اور مقدس فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے۔

وہ خوفناک صبح ایسے مناظر اور ایسی آوازیں لائے گی، جیسے پہلے کسی انسان نے نہ دیکھی ہوں گی، نہ سنی ہوں گی۔ حتیٰ کہ کوہِ سینا کی بولناک شان، جس سے موسیٰ لرز گیا تھا، اس دن کے جلال کے سامنے کچھ نہ ہوگی، جب خداوند آسمان سے نزول فرمائے گا "پکار کے ساتھ، اور رئیس الملائکہ کے نرسنگے کے ساتھ، اور خدا کی آواز کے ساتھ"۔ وہ دن دنوں کا دن ہوگا۔ اس کے بولناک مناظر کا ذکر مقدس کتاب میں موجود ہے، مگر پھر بھی الفاظ اس کی بولناکی کو مکمل طور پر بیان نہیں کر سکتے۔

وہ دن ہمارے خداوند اور نجات دہندہ یسوع مسیح کے ظہور کے لیے خاص طور پر ممتاز ہوگا۔ اب تک وہ بنی آدم میں پوشیدہ ہے۔ وہ اس دنیا میں ایک اجنبی کی مانند آیا، اور لوگ اُسے رنج کا مرد اور غموں کا آشنا سمجھتے رہے۔ وہ اپنے جلال میں جا چکا، مگر وہ اب بھی خدا کے دہنے ہاتھ پر انسانوں کی نظروں سے پوشیدہ ہے۔ وہ اسے دیکھتے نہیں، وہ اسے جانتے نہیں، مگر "اس دن" وہ آسمان کے بادلوں پر جلوہ گر ہوگا، اور ہر آنکھ اُسے دیکھے گی، اور وہ بھی جنہوں نے اُسے مصلوب کیا تھا۔ تب وہ کہیں گے کہ یقیناً وہی الہی ہے، اور پھر کبھی اس سچائی کا انکار کرنے کی جرأت نہ کریں گے۔ تب یہودی پہچانیں گے کہ وہی مسیحا تھا جس کے آنے کی انہیں امید تھی، اور غیر قومیں تسلیم کریں گی کہ وہی "بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند" ہے۔

اُس کے جلال کی بجلیاں تمام انسانوں کو قائل کر دیں گی، اور شریر اُس کی عدالت کے تخت کے سامنے بے زبان کھڑے ہوں گے۔ پیلطس اب یہ سوال نہ کرے گا، "سچائی کیا ہے؟" کیونکہ افسوس! وہ بہت دیر میں حقیقت کو پہچانے گا۔ اس دن کوئی اس پر الزام نہ لگا سکے گا، کیونکہ وہ شرمندہ ہو کر دیکھیں گے کہ وہ کوئی باغی نہ تھا، بلکہ حقیقی بادشاہ تھا۔ یہوداہ اُسے اُس دن بیچ نہ سکے گا، کیونکہ اُس وقت وہ جان لے گا کہ جس نے مسیح کو بیچا تھا، وہ خود "ہلاکت کا فرزند" تھا، جو ہمیشہ کے لیے برباد ہوا۔

ہائے! کیسا دن ہوگا وہ جب وہ اپنی خلوت گاہ سے برآمد ہوگا، ایک پہلوان کی مانند دوڑنے کے لیے تیار! کلیسیا کا دلہا ظاہر ہوگا، اور اس کے سب مقدسین اس کے ساتھ جلوہ گر ہوں گے۔ وہ دن اپنے حیرت انگیز انکشافات کی بدولت نہایت ہی عظیم ہوگا۔ اُس دن ایک ایسا عام اجلاس ہوگا جیسا اس سے پہلے کبھی نہ ہوا۔ کیونکہ سب کی نظریں خدا کے بیٹے پر مرکوز ہوں گی، اور اُس کے گرد اُس کے باپ کے فرشتے ہوں گے۔ آسمان اپنے تمام جلال کے ساتھ اس کے جُھنڈ میں شامل ہوگا۔ وہ آئے گا، اور اُس کے مقدسین بھی اُس کے ساتھ آئیں گے۔ جلال یافتہ لوگ اس کے ساتھ بیٹھیں گے، اور پھر پلک جھپکتے ہی مُردے جی اُٹھیں گے۔

میں تفصیل میں نہیں جاؤں گا، مگر اتنا یقینی ہے کہ اُس لمحہ زمین پر وہ سب کھڑے ہوں گے جو مر چکے تھے، چھوٹے اور بڑے، وہ جو زمین میں دفن تھے، اور وہ جو سمندر میں غرق ہوئے تھے، سب جی اُٹھیں گے۔ اور جب نرسنگا بلند اور واضح آواز میں پھونکا جائے گا، تو وہ تمام لوگ جو زمین پر کبھی پیدا ہوئے اور مرے، اپنی قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے تاکہ اپنے خدا کو اُس کے تخت پر دیکھیں۔ اور جو اُس وقت زندہ ہوں گے، وہ بھی اُس کے حضور حاضر کیے جائیں گے۔ انسان کے جسم اور راستبازوں کی ارواح زندہ کی جائیں گی۔

پاتال سے گمشدہ روحیں بھی نکل آئیں گی، اور وہ ازلی دشمن، جو خدا اور انسان کا مخالف تھا، جو مدتوں سے "یہوواہ کی بچلیوں" سے جھلسا ہوا تھا، وہ بھی اُنے گا اور ایک بار پھر اپنی گستاخ پیشانی کو بلند کرے گا۔ مگر مقدسین اس گرے ہوئے فرشتے کی عدالت کریں گے، جو مدتوں سے ان پر ظلم کرتا رہا۔ وہ اپنی آخری سزا پائے گا اور اُس جہنم میں جھونک دیا جائے گا جو ازل سے ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی تھی۔ تب اس چھوٹی سی زمین پر—جو اگرچہ بڑے ستاروں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، مگر خدا کی نظر میں سب سے جلیل ہے—تینوں دنیاؤں کا اجتماع ہوگا۔ آسمان، زمین اور دوزخ یکجا ہوں گے، اور مسیح اُن سب کے درمیان کھڑا ہو کر دنیا کی "راستبازی سے عدالت" کرے گا اور قوموں کا "انصاف کے ساتھ فیصلہ" کرے گا۔

ابائے! کیسا دن ہوگا وہ

یہ ایک ایسا دن بھی ہوگا جو عام طور پر تمام مخلوقات میں بے مثال ہلچل پیدا کر دے گا۔ اگلے ہفتے شکرگزاری کا دن لندن میں جوش و خروش پیدا کرے گا، مگر ہزاروں کے لیے یہ دن نہ شکرگزاری کا ہوگا اور نہ مسرت کا، بلکہ شاید یہ دن اُن کے لیے تلخ رنج و الم کا ہوگا۔ اُس دن کی ظاہری شان و شوکت میں ان کے لیے کوئی خوشی نہ ہوگی۔

یہی حال بنی آدم کی تاریخ کے سب دنوں کا ہے—کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن پر وہ دن اثر انداز نہیں ہوتے۔ ہم پوری ایمانداری سے بات کریں تو بھی کچھ لوگ نیند میں رہیں گے، اور کچھ کے خیالات بھٹک جائیں گے۔ مگر "اُس دن" کوئی بھی اُس مہیب جلال کا بے پرواہ تماشائی نہ ہوگا۔ شریر جاگ اُٹھیں گے، ان کی بے حسی جاتی رہے گی، اور وہ دبشت و یاس میں مبتلا ہو جائیں گے۔ وہ نیست و نابود ہونے کی آرزو کریں گے، وہ چٹانوں سے فریاد کریں گے کہ اُن پر گر پڑیں، اور پہاڑوں سے التجا کریں کہ انہیں چھپا لیں۔ مگر راستباز بے خبر نہ ہوں گے، کیونکہ وہ عدالت کے دن دلیری کے ساتھ کھڑے ہوں گے، اور مسرت، فتح اور خوشی کے نعرے بلند کریں گے، جب وہ "بادشاہوں کے بادشاہ" کو اُس کے تخت پر جلوہ افروز دیکھیں گے۔ وہ دن مکمل اضطراب کا دن ہوگا—دوزخ اپنی ہولناک چیخ و پکار بلند کرے گی، اور آسمان اپنی عظیم ترین حمد کے نغمے گائے گا، جب وقت کے اس عظیم ڈرامے کا اختتام ہوگا، وہ دن جس کا ذکر رسولوں نے کیا۔

اور وہ دن حیرت انگیز انکشافات کا بھی دن ہوگا۔ اُس دن ہم رپاکاروں کو پہچان لیں گے۔ دیکھو! وہ وہاں کھڑا ہے—اس کا نقاب گر چکا ہے۔ دیکھو! اُس کی پیشانی پر کوڑھ نمایاں ہے۔ تب ہم اُن لوگوں کو بھی دیکھیں گے جنہیں غلط سمجھا گیا، جنہیں دنیا نے "ہر چیز کا گور" گردانا، حالانکہ "دنیا اُن کے لائق نہ تھی"۔ وہ گندگی جس سے لوگوں نے انہیں بدنامی کی صلیب پر اچھالا تھا، وہ جھڑ جائے گی، اور ان کے لباس اُس جلال میں چمکیں گے جو مسیح نے ان پر ڈالا ہوگا، جو کسی دھوبی کے سفید کرنے سے بھی زیادہ سفید ہوگا۔

اُس دن ناموں کی بحالی ہوگی، اور ساتھ ہی خالی دعووں کی عدالت بھی ہوگی۔ شاید اُس گھڑی ہم خدا کی تدبیر کو اُس طرح سمجھ سکیں گے جس طرح آج ہم نہیں سمجھتے۔ تب ہم آدمیوں کے دلوں کی شرارت کو ایسے دیکھیں گے جیسے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی، کیونکہ ہر بے فائدہ بات جو انسان نے کہی، وہ اُس دن ظاہر کی جائے گی، اور وہ سب گناہ جو رات کی تاریکی میں پردہ فریب کے پیچھے چھپائے گئے، وہ اچانک دوپہر کی دھوپ کی مانند بے نقاب ہو جائیں گے—اور وہ لوگ جو راستبازوں کی ہنسی اُڑاتے تھے، اور خود قابلِ نفرت گناہوں میں آلودہ تھے، اُن کی بدکرداری سب کے سامنے آشکار ہوگی۔

ہائے! کیسا خوفناک دن ہوگا وہ! اُس دن چھتوں پر وہ راز پکارے جائیں گے جو کمروں میں چھپائے گئے تھے، اور لوگوں کے لیے گویا آسمان پر لکھا ہوا دکھائی دے گا، وہ سب پوشیدہ باتیں اور پرانے زمانے کے اندھیرے میں دفن کیے گئے گناہ سب پر ظاہر ہو جائیں گے۔

اور جب سب کچھ بے نقاب ہو جائے گا، تو وہ دن حتمی عدالت کا دن ہوگا۔ زمین کے کسی بھی عدالتی نظام میں اپیل کی گنجائش ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ جب کوئی قاضی اپنے سیاہ ماتمی لباس میں کسی مجرم کو موت کی سزا سناتا ہے، تب بھی وہ عوامی رائے اور قومی رحم پر نظر رکھتا ہے، اور بعض اوقات کسی نالائق زندگی کو بچا لیا جاتا ہے۔ لیکن اُس عدالت کے تخت سے کوئی اپیل نہ ہوگی۔ ہمیشہ کے لیے، ہاں، ہمیشہ کے لیے، اُن کا مقدر طے ہو چکا ہوگا جن کی عدالت مسیح نے کی ہوگی۔

"!جو ناپاک ہے، وہ ناپاک ہی رہے، اور جو ناراست ہے، وہ ناراست ہی رہے"

نہ کوئی تبدیلی ہوگی، نہ کوئی اپیل سنی جائے گی۔ فیصلہ صادر ہو چکا ہوگا، مہر ثبت ہو چکی ہوگی، اور وہ ناقابلِ ٹل ہو گا۔ یہ! سب کچھ ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکا ہوگا—یا ہمیشہ کے لیے نجات، یا ہمیشہ کے لیے ہلاکت

پس وہ دن میرے ہر سننے والے کے لیے، بلکہ ہر اُس شخص کے لیے جو آفتاب کے نیچے رہتا ہے، ذاتی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ وقت کا آخری دن ہوگا۔ اُس کے بعد طلوع اور غروبِ آفتاب کی گنتی نہ ہوگی، نہ چاند کی گھٹتی بڑھتی منازل کا حساب رکھا جائے گا۔ پھر سالوں کے بدلنے سے وقت کی پیمائش نہ ہوگی، اور نہ لوگ صدیاں گنیں گے۔ وہ ازلیت ہوگی—ایک ایسا بحر "بیکراں، جس میں کوئی سنگِ میل نہ ہوگا کہ کہا جا سکے، "ہم یہاں تک پہنچے، اور یہاں تک ہمیں جانا ہے۔"

ہائے! کیسا شاندار دن ہوگا وہ! ہائے! کیسا حیرت انگیز دن ہوگا وہ! وقت کا آخری دن، وہ دن جو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا—جہنم میں شریروں کے لیے جن سے کہا جائے گا، "بیٹے، یاد کر!" اور جنت میں راستبازوں کے لیے جو اُس دن کو ہمیشہ یاد رکھیں گے جب مسیح ظاہر ہوا، اور انہیں "باپ کے مبارک لوگ" کہہ کر اُس بادشاہی کے وارث قرار دیا گیا جو دنیا کی بنیاد رکھنے سے پہلے سے اُن کے لیے تیار کی گئی تھی۔

ہائے! میں اپنی زبان کو ملامت کرتا ہوں اور خود کو ملامت کرتا ہوں کہ میں اس مضمون کو اُس شان سے بیان نہیں کر سکتا جس کے یہ لائق ہے! لیکن پھر بھی، میں دعا کرتا ہوں کہ یہ سنگین حقیقتیں میرے الفاظ کی کمزوری کی تلافی کریں اور تمہاری روحوں پر اثر کریں۔

یہ رہا آپ کے دیے گئے متن کا بائبل مقدس کے انداز میں اردو ترجمہ

II

اُس دن کی رحمت

اُس آیت میں جس رحمت کے لیے دعا کی گئی ہے، "خداوند اُس پر رحم کرے تاکہ وہ اُس دن خداوند کی رحمت پائے"—کیا وہ دعا سنی جائے گی؟ کیا وہ دعا میرے لیے سنی جائے گی؟ تمہارے لیے، اور ہر ایک کے لیے جو یہاں بیٹھا ہے؟ کیا خدا اُس دن تم پر رحم کرے گا؟ میں تمہیں بتاتا ہوں۔

اُول، اُس دن خدا اُن پر رحم نہ کرے گا جنہوں نے دوسروں پر رحم نہ کیا۔ اگر تم معاف نہیں کر سکتے تو تمہیں بھی معافی نہ ملے گی۔ اگر تم گھٹتے ٹیک کر صدقِ دل سے یہ دعا نہیں کر سکتے، "ہمارے فرض ہمیں بخش جیسے ہم بھی اپنے فرض داروں کو بخش دیتے ہیں"، تو آسمان کے دروازے تم پر بند ہوں گے۔ اگر تم اپنے بھائی کو گلے سے پکڑ کر کہتے ہو، "مجھے وہ ادا کر جو تو میرا مقروض ہے"، تو ہم سب کے عظیم مالک تمہیں عذاب دینے والوں کے حوالے کر دیں گے، کیونکہ تمہارا عظیم فرض ادا نہیں ہوا۔ اے سخت دل، کینہ پرور اور انتقام لینے والو! اس بات پر غور کرو۔ اسے آج رات اپنے تکیے پر لے جاؤ اور "اپنے دل میں بسنے دو"—"اگر تم اپنے بھائی کو معاف نہ کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف نہ کرے گا"

پھر، اُس دن خدا اُن پر رحم نہ کرے گا جو بدی میں جیتے اور مرے۔ دیکھو! کلام میں لکھا ہے، "شریر پاتال میں ڈالے جائیں گے!" اور پاتال کا مطلب ہے رحمت نہیں، بلکہ ہلاکت! وہ لوگ جنہوں نے خدا کے احکام کی خلاف ورزی میں اپنی زندگی بسر کی، جو بچپن سے لے کر جوانی تک، اور شاید بڑھاپے تک مسلسل گناہ کرتے رہے، اور جنہوں نے توبہ کیے بغیر جان دی—اُن کے لیے کوئی رحمت نہ ہوگی۔

جو لوگ نجات سے غافل رہے اُن کے لیے بھی رحم نہ ہوگا۔ دیکھو! کلام کہتا ہے، "اگر ہم ایسی بڑی نجات سے غافل رہیں تو کیسے بچ سکیں گے؟" یہ لوگ کسی کے لیے خاص نقصان کا باعث نہ بنے، انہوں نے مسیح کو ستایا نہیں، نہ اُس کی خوشخبری کی تضحیک کی، نہ وہ کسی بدعت میں مبتلا ہوئے—بس انہوں نے نجات کو نظر انداز کیا۔ "اگر تم نجات سے غافل رہو گے تو کیسے بچ سکو گے؟" تم ہرگز نہ بچ سکو گے۔ اگر تم نے یہاں اُس کی رحمت کو رد کیا، تو رحمت تمہیں ہمیشہ کے لیے رد کر دے گی!

پھر، وہ لوگ بھی رحم نہ پائیں گے جو کہتے تھے کہ انہیں کسی رحم کی ضرورت نہیں۔ کیا یہاں کچھ ایسے نہیں جو گمان کرتے ہیں کہ انہیں خدا کی رحمت کی حاجت نہیں؟ وہ اپنے نیک اعمال پر فخر کرتے ہیں، اپنی راستبازی کو کافی سمجھتے ہیں، اور اپنے بھلائی کے کاموں کے سبب جلال میں داخل ہونے کی امید رکھتے ہیں۔ تمہیں رحم مطلوب نہیں، پس تمہیں رحم نہ ملے گا! تم نے اُسے تکبر سے ٹھکرا دیا، تم نے اپنی راستبازی پر بھروسہ کیا، تم نے اپنی اجرت کے مطابق بدلہ چاہا—اور تمہیں وہی بدلہ ملے گا، یعنی تم ہمیشہ کے لیے خدا کے چہرے سے خارج کیے جاؤ گے!

جو لوگ یہاں رحم کے طلبگار نہ تھے، اُن کے لیے اُس دن کوئی رحم نہ ہوگا۔ اے بے نمازیو! اے بے فضل روحو! اُس دن تم پر رحمت نہ ہوگی۔ مگر اُس دن تم چیخ چیخ کر دعا کرو گے! ہائے! جہنم میں کیسے فریادیں بلند ہوتی ہیں! کیسی آہ و زاری اور اگریہ و زاری آسمان تک پہنچتی ہے! وہ چاہتے ہیں کہ وہاں اُن پر رحم کیا جائے، مگر رحمت کا دن ختم ہو چکا ہوگا

انصاف نے فیصلہ لکھ دیا ہوگا، اور اُس عدالت کی کنجی اُس کھائی میں پھینک دی جائے گی جہاں سے کبھی نہ نکالی جا سکے گی۔ وہ ہمیشہ کے لیے خدا کے غضب کے نیچے قیدی بنے رہیں گے۔ جنہوں نے رحم نہ مانگا، وہ رحم کے لائق نہ تھے! جب رحم صرف مانگنے پر مل سکتا تھا، اگر کوئی منہ موڑ کر اُسے رد کرے، تو خدا کیا کرے گا؟ وہ کہے گا

کیونکہ میں نے پکارا اور تم نے انکار کیا؛ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا، مگر کسی نے پرواہ نہ کی—اسی لیے میں بھی تمہاری "**مصیبت پر ہنسوں گا، اور جب تم پر دہشت اُٹے گی، تو میں تمہاری ہنسی اُڑاؤں گا**"

پس اُس دن رحم نہ ہوگا اُن کے لیے جنہوں نے رحم نہ مانگا

اُس دن کی مزید رحمت نہ ہوگی

پھر، اُس دن اُن کے لیے کوئی رحمت نہ ہوگی جنہوں نے مسیح کا ٹھٹھا اُڑایا، اُس کی عزت کا انکار کیا، اُس کے لوگوں پر لعن طعن کی، اُس کے سبت کو توڑا، اور اُس کی خوشخبری سے نفرت کی۔ ہائے! اے لوگو، تم اُس کے خلاف ایک بولناک جنگ لڑ رہے ہو جو آسمان اور زمین کا خالق ہے، جو خدا کا پیارا بیٹا ہے! مسیح کے خلاف جنگ کر کے تم خود کو بیہواہ کی سپر کے نوکدار حصوں پر دے مار رہے ہو، اُس کے نیزے کی نوک پر گر رہے ہو۔ ہوشیار ہو جاؤ اور اپنی بغاوت سے باز آ جاؤ! "بیٹے کو چومو، ایسا نہ ہو کہ وہ غضبناک ہو اور تم راستہ سے ہلاک ہو جاؤ، جب کہ اُس کا غضب ذرا سا بھی بھڑکے۔"

موم آگ سے کیسے لڑ سکتا ہے؟ اور سوتی فٹیلہ شعلوں کے خلاف کیسے جنگ کر سکتا ہے؟ لیکن اے مسیح کے باغیو! تم یہی کر رہے ہو! تم یا تو جھک جاؤ گے، یا ٹوٹ جاؤ گے۔ جھک جاؤ، میں تم سے التجا کرتا ہوں، ورنہ وہ تمہیں لوہے کے عصا سے چکناچور کر دے گا، وہ تمہیں کمہار کے برتن کی مانند ریزہ ریزہ کر دے گا۔ ہوشیار ہو جاؤ، اے وہ لوگو جو اُسے حقیر جانتے ہو، ایسا نہ ہو کہ جب وہ اُنے تو وہ بھی تمہیں رد کر دے، اور تم بالکل ہلاک ہو جاؤ۔

اُس دن اُن کے لیے بھی کوئی رحمت نہ ہوگی جو خوشخبری کو رد کرتے ہیں۔ اور افسوس! یہ کہنے میں مجھے دکھ ہوتا ہے کہ یہاں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں۔ وہ لوگ جو خوشخبری کو جانتے ہی نہیں، وہ تو اُسے رد کرنے کے مجرم نہیں، مگر تم میں سے اکثر لوگ اُسے جانتے ہو۔ میں نے آج سہ پہر دعا کی کہ یہ پیغام میرے دل میں اتر جائے، اور تب میں نے تم میں سے کچھ کے بارے میں سوچا—تمہیں نجات کے راستہ کی مزید تعلیم کی ضرورت نہیں، نہ ہی یہ جاننے کی کہ اُس سے غفلت برتنا کیسا انجام لاتا ہے۔

جو چیز تمہیں چاہیے وہ ایک نیا دل اور سیدھی روح ہے، تمہیں اپنی خودی کو جھکانے کی ضرورت ہے، تمہیں پختہ ارادہ چاہیے، تمہیں سوچنے والا دل چاہیے، تمہیں دعا کرنے والی روح چاہیے۔ میں یہ تمہارے لیے نہیں کر سکتا، لیکن میں تمہیں بار بار خبردار کر سکتا ہوں کہ وہ جو ایسے منبر کی چھاؤں میں جہنم میں جاتے ہیں جہاں خلوص کے ساتھ خدا کا کلام سنا جاتا ہے، وہ گہرے عذاب کے ساتھ وہاں جاتے ہیں۔ جو بڑے فائدہ کے مقام سے گر کر گم ہوتے ہیں، وہ بلا شبہ آگ کی جھیل میں گر جاتے ہیں!

خدا کرے کہ یہاں موجود کسی بھی سامع کو یہ نہ سننا پڑے، "قیامت کے دن صور اور صیدا کا حال تم سے زیادہ قابلِ برداشت ہوگا، کیونکہ اگر وہ یہ خوشخبری سنتے تو توبہ کر لیتے، مگر تم نے سنا اور توبہ نہ کی"

اور آخر میں، اُس دن اُن کے لیے بھی کوئی رحمت نہ ہوگی جنہوں نے اپنے خداوند کو بیچ دیا۔ تم پوچھو گے، "وہ کہاں ہیں؟" کیا زمین پر ایسا بدنصیب موجود ہے جس نے اپنے خداوند کو بیچ ڈالا؟ ہاں، خدا اُس پر رحم کرے—وہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ یہیں موجود ہے! وہ کبھی ایمان کا اقرار کرتا تھا، مگر پھر اُسے زیادہ فائدہ نظر آیا کہ وہ مذہب کو چھوڑ دے، اور اس نے ایسا ہی کیا۔ وہ کبھی عشائے ربانی میں شامل ہوتا تھا، مگر پھر وہ شہوت پرست بن گیا، اور اب وہ مسیح کے بدن کا کوئی حصہ نہیں۔ اُس نے خدا کے مقدس کو ناپاک کیا، اور خدا اُسے ہلاک کرے گا۔ وہ کبھی دعائیہ جماعت میں بلند آواز میں دعا کرتا تھا، مگر اب دعا کرنے کی جرأت نہیں رکھتا، کیونکہ اُس کے اندر اتنی غیرت باقی ہے کہ وہ ایسے نفاق کو جاری نہ رکھ سکے۔

اس نے اپنے خداوند کو لذت کے بدلے بیچ دیا، اس نے اپنے خداوند کو دولت کے بدلے بیچ دیا، اس نے اپنے خداوند کو لوگوں کے خوف کے سبب بیچ دیا

میں تم سے سچ کہتا ہوں، جو مجھ سے اور میرے کلام سے شرمائے گا، ابن آدم بھی اُس سے شرمائے گا جب وہ اپنے باپ کے "جلال اور اپنے مقدس فرشتوں کے ساتھ آئے گا

تم جانتے ہو یہ الفاظ کس نے کہے۔ یہ اُس نے کہے جس کے ہاتھوں میں کیل ٹھوکے گئے تھے! اُس نے فرمایا، اور سنو اے مرتد لوگو! "جو مجھے لوگوں کے سامنے انکار کرے گا، میں بھی اُسے اپنے آسمانی باپ کے سامنے انکار کروں گا!" اُس نے "فرمایا، "میں تمہیں کبھی نہ جانتا تھا؛ اے بدکارو، مجھ سے دور ہو جاؤ

اوہ! وہ بدنصیب شخص کہاں ہے؟ خدا اُس پر آج رحم کرے، کیونکہ اگر وہ اپنے حال میں مر گیا تو اُس دن اُس پر کوئی رحم نہ ہوگا!

اور میں اس فہرست کو اس بات پر ختم کروں گا کہ اُس دن جھوٹے ایمانداروں پر کوئی رحم نہ ہوگا۔ وہ واعظ جو بڑی روانی سے کلام کرتے تھے، مگر جن کی زندگیاں اُن کی تعلیم کے مطابق نہ تھیں—اُن پر بھی رحم نہ ہوگا

میری ہلاکت کتنی شدید ہوگی اگر میں خود مسیح میں پایا نہ جاؤں، جب کہ میں مسلسل ہزاروں کو اُس کا کلام سنا چکا ہوں! اوہ! چاہے کوئی بھی جہنم میں چلا جائے، مگر خدا کرے کہ کوئی بے وفا مسیحی خادم نہ ہو جو اپنے ہی کلام سے ملزم ہو کر ہلاک ہو!

لیکن کیا کہوں اُن بے وفا خادموں، بزرگوں اور کلیسیا کے رکنوں کے بارے میں؟ اُن کی ہلاکت نہایت انصاف اور نہایت ہولناک ہوگی! کیوں انہوں نے اپنی دیگر بد اعمالیوں میں جھوٹا ایمان رکھنے کا گناہ بھی شامل کیا؟ اگر وہ مسیح سے محبت نہ رکھتے تھے، تو انہیں غدار بننے کی کیا ضرورت تھی؟ کوئی زبردستی نہ تھی کہ وہ آگے بڑھ کر تثلیث کے نام میں بپتسمہ لیں۔ کوئی ان پر لازم نہ تھا کہ وہ خداوند کے مانند پر انہیں اگر وہ اُس کے نہ تھے۔ مگر انہوں نے خود کو جھوٹے اقرار میں ڈال دیا، اور کلیسیا میں گھس آئے جہاں وہ حقیقتاً شامل نہ تھے

اور مزید یہ کہ، اُس دن اُن کے لیے کچھ رحم نہ ہوگا جو مسیح پر ہنستے رہے، اُس کی بزرگی کا انکار کیا، اُس کے لوگوں کو طعنہ دیا، اُس کے سب کو توڑا اور اُس کی خوشخبری سے نفرت کی۔ اے لوگو! تم اُس کے خلاف سخت جنگ میں مبتلا ہو جو آسمان و زمین کا خالق ہے، اور جو خداوند کا پیارا بیٹا ہے! مسیح کے خلاف لڑ کر تم خود کو یہوواہ کی سپر کے نوکدار حصے پر مار رہے ہو، تم خود کو اُس کے نیزے کی نوک پر ڈال رہے ہو۔ ہوشیار ہو جاؤ اور اپنی بغاوت سے باز آؤ۔ "بیٹے کو بوسہ دو، مبادا وہ غضبناک ہو اور تم راستہ سے ہلاک ہو جاؤ جب اُس کا قبر تھوڑا ہی بھڑکے۔

کیا موم آگ سے مقابلہ کر سکتا ہے؟ یا سن کا ڈھیر شعلوں سے جنگ کر سکتا ہے؟ لیکن اے وہ جو مسیح کے خلاف بغاوت کرتے ہو، تم یہی کر رہے ہو! تمہیں یا تو ٹوٹنا ہے یا جھکنا۔ میں تم سے التجا کرتا ہوں، جھک جاؤ، کیونکہ اگر نہ جھکو گے تو وہ تمہیں لوہے کے عصا سے چکنا چور کر دے گا، وہ تمہیں کمہار کے برتن کی مانند توڑ ڈالے گا۔ اے وہ جو اُسے حقیر جانتے ہو، خبردار رہو، مبادا اُس کے آنے کے دن وہ تمہاری صورت کو حقیر جانے اور تم بالکل ہلاک ہو جاؤ۔

اُس دن اُن کے لیے کوئی رحم نہ ہوگا جو خوشخبری کو رد کرتے ہیں۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ یہاں بھی کچھ ایسے لوگ ہیں۔ وہ لوگ خوشخبری کو رد کرنے والے نہیں کہلائے جا سکتے جو اُسے جانتے ہی نہیں، مگر تم میں سے اکثر اُسے جانتے ہو۔ آج سہ پہر میں نے جب دعا کی کہ خداوند اس پیغام کو میرے اپنے دل میں اتارے، تو میں اُن کے بارے میں سوچ رہا تھا جنہیں روشنی اور تعلیم کی کمی نہیں، جنہیں نجات کے راستے یا اُسے رد کرنے کی سزا کے بارے میں مزید جاننے کی ضرورت نہیں۔

تمہیں ایک نیا دل اور راست رُوح چاہیے، تمہیں اپنی مرضی کو مسخر کرنے کی ضرورت ہے، تمہیں مضبوط فیصلہ کرنا ہوگا، تمہیں سوچنے والا، دعا کرنے والا بننا ہوگا۔ میں یہ تمہارے لیے نہیں کر سکتا، مگر میں تمہیں بار بار خبردار کر سکتا ہوں کہ جو لوگ ایک ایسی منادی کے سائے میں دوزخ میں جاتے ہیں جو خلوص سے کی جاتی ہے، وہ بڑی شدت کے ساتھ وہاں جاتے ہیں۔ جو لوگ نعمت کے عروج سے گر جاتے ہیں، وہ واقعی آگ کی جھیل میں جا گرتے ہیں۔

خدا کرے کہ یہاں موجود ہر سننے والا اُس تلخ حقیقت سے بچا رہے کہ "عدالت کے دن صور اور صیدا کے لیے تمہاری نسبت "آسان ہوگا، کیونکہ اگر انہوں نے خوشخبری سنی ہوتی تو وہ توبہ کر چکے ہوتے، مگر تم نے سنی اور توبہ نہ کی۔

میں اس میں مزید اضافہ کرتا ہوں کہ اُس دن اُن کے لیے کوئی رحم نہ ہوگا جنہوں نے اپنے خداوند کو بیچ ڈالا۔ "کہاں ہیں وہ؟" تم پوچھو گے۔ "کیا اس زمین پر کوئی ایسا بدکار رہتا ہے جس نے اپنے خداوند کو بیچ دیا؟" خدا اُس شخص پر رحم کرے—وہ نہ صرف زمین پر زندہ ہے، بلکہ وہ یہاں موجود ہے۔ وہ ایک وقت میں ایمان کا اقرار کرنے والا تھا، مگر اُس نے زیادہ فائدہ دنیا

میں پایا اور ایمان کو ترک کر دیا۔ وہ کبھی رب کی میزبانی پر شریک ہوتا تھا، مگر وہ شہوت پرست بن گیا، اور اب وہ مسیح کا کوئی حصہ نہیں۔ اُس نے خدا کے مقدس کو ناپاک کیا، اور خدا اُسے ہلاک کرے گا۔ وہ کبھی عبادت میں کھلے عام دعا کرتا تھا، مگر اب وہ دعا کرنے کی جرأت نہیں کرتا، کیونکہ اُس میں اتنی غیرت باقی ہے کہ وہ ایسی ریاکاری نہ کرے۔ اُس نے اپنے خداوند کو عیش و عشرت کے بدلے بیچ دیا، اُس نے اُسے دولت کے عوض بیچ دیا، اُس نے اُسے آدمیوں کے خوف کے سبب بیچ دیا۔

یقیناً میں تم سے کہتا ہوں، جو مجھ سے اور میرے کلام سے شرمائے گا، اُس سے میں بھی اُس دن شرمائوں گا جب میں اپنے باپ کے جلال میں اور اپنے تمام مقدس فرشتوں کے ساتھ آؤں گا۔" تم جانتے ہو یہ الفاظ کس نے کہے۔ یہ اُسی نے کہے جس کے ہاتھ چھیدے گئے۔ اُس نے کہا، اور اے مرتد لوگو، اِسے خوب سن لو، "جو مجھے آدمیوں کے سامنے انکار کرے گا، میں بھی اُسے اپنے باپ کے سامنے انکار کروں گا جو آسمان پر ہے۔" "یقیناً میں تم سے کہتا ہوں، میں تمہیں کبھی نہ جانا۔ مجھ سے دور رہو، اے بدکردار لوگو۔"

اے بدبخت انسان، کہاں ہو تم؟ خدا آج رات تم پر رحم کرے، کیونکہ اگر تم اُسی حالت میں مر گئے تو اُس دن تم پر کوئی رحم نہ ہوگا۔

اور میں اِس فہرست کو یہ کہہ کر مکمل کروں گا کہ اُس دن جھوٹے ایمانداروں پر بھی خدا کوئی رحم نہ کرے گا۔ وہ اُن مبلغین پر رحم نہ کرے گا جو بڑی روانی سے بول سکتے تھے، مگر جن کی زندگیاں اُن کے اپنے کلام کے مطابق نہ تھیں۔ اگر میں نے ہزاروں کو منادی کی، مگر خود مسیح میں نہ پایا گیا، تو مجھ پر کیسی سخت عدالت ہوگی! اوہ! خواہ آدمی دوزخ میں کچھ بھی ہو، خدا کرے کہ وہ کبھی مسیح کا بے وفا خادم نہ ہو جو اپنے ہی منہ سے مجرم ٹھہرے۔

مگر میں کیا کہوں اُن بے وفا خادموں، کلیسیائی بزرگوں، اور جھوٹے ایمانداروں کے بارے میں؟ اُن کی سزا اتنی ہی منصفانہ ہوگی جتنی کہانیاں بھیانک۔ کیوں انہیں اپنی اور گناہوں کے ساتھ جھوٹی گواہی بھی شامل کرنا پڑی؟ اگر وہ مسیح سے محبت نہ رکھتے، تو وہ غدار کیوں بنے؟ انہیں مسیح کے نام میں ہیبتسمہ لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ انہیں یادگار مسیح کی میز پر آنے کی ضرورت نہ تھی اگر وہ اُس کے نہ تھے۔ مگر انہوں نے خود کو ایک جھوٹے اقرار میں جھونک دیا، اور ایک ایسی کلیسیا میں شامل کیا جس کے وہ نہ تھے۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجین
تیمتھیس ۱: ۱-۱۸

—۔ پالوس، جو یسوع مسیح کا رسول ہے، خدا کی مرضی سے، اُس زندگی کے وعدہ کے مطابق جو مسیح یسوع میں ہے ۱

پالوس بلند مقام سے کلام کرتا ہے۔ وہ کلیسیا کی مرضی سے رسول نہیں، بلکہ خدا کی مرضی سے رسول ہے۔ خدا کی مرضی ہی کلیسیا میں سب سے بڑی محرک قوت ہے۔ بعض لوگ انسان کی مرضی کی بہت بات کرتے ہیں، مگر تم کیا خیال کرتے ہو خدا کی مرضی کے بارے میں؟ قادر مطلق کی مرضی! یقیناً وہ قائم رہے گی۔ پالوس جانتا تھا کہ وہ اِسی پشت پناہی میں ہے، اسی لیے وہ دلیری سے کلام کرتا تھا۔ "پالوس، جو یسوع مسیح کا رسول ہے، خدا کی مرضی سے۔" اسی لیے وہ ہمیشہ بڑی جرأت کے ساتھ بات کرتا ہے، اور کسی سے اجازت نہیں لیتا۔ اگر وہ خدا کی مرضی سے رسول ہے، تو وہ بے خوف ہو کر اپنی خدمت انجام دیتا ہے۔

:- تیمتھیس کے نام، جو میرا پیارا بیٹا ہے ۲

ایمان میں بیٹا۔ جب طبعی نسل کے سب رشتے بھلا دیے جائیں گے، تب بھی مسیح میں بیٹا ہونا قائم رہے گا۔ مجھے کوئی شک نہیں کہ آسمان میں تیمتھیس اب بھی پالوس کا بیٹا ہے، اور پالوس اب بھی تیمتھیس کا باپ ہے، کیونکہ یہ رشتہ رُوحانی ہے۔

۔ فضل، رحم اور سلامتی خدا باپ اور ہمارے خداوند مسیح یسوع کی طرف سے۔ ۲

میں تمہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب پالوس کلیسیا کو لکھتا ہے تو کہتا ہے "فضل اور سلامتی"، مگر جب کسی خادم کو لکھتا ہے تو کہتا ہے "فضل، رحم اور سلامتی"۔ میں نے اکثر سوچا کہ کیا ہم خادموں کو دوسروں سے زیادہ رحم کی ضرورت ہے؟ شاید واقعی ہمیں ہو، ورنہ رسول یوں نہ کہتا، "فضل، رحم اور سلامتی"۔ اوہ! اگر کوئی خادم آسمان میں پہنچے تو یہ ایک تعجب کی بات ہوگی، کیونکہ اُس کی ذمہ داریاں بہت بھاری ہیں۔ "کون ان باتوں کے لائق ہے؟" یہ محض خدا کی بے پایاں رحمت ہوگی اگر

ہم میں سے کوئی آخرکار یہ کہہ سکے، "میں سب آدمیوں کے خون سے بری ہوں"، کیونکہ ہم نے نہ صرف اپنی جان کے لیے، بلکہ دوسروں کی جانوں کے لیے بھی جواب دینا ہے۔

۳۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں، جس کی خدمت میں نے اپنے باپ دادا سے صاف دل سے کی، کہ میں تجھے اپنی دعاؤں میں رات ۳ دن یاد کرتا ہوں۔

اس لیے پالوس خدا کا شکر ادا کرتا ہے۔ وہ تیمتھیس کو دعا میں کبھی نہیں بھولتا، اور یہ شکرگزاری کی بات ہے۔ جب ہم دعا کے لیے متحرک محسوس کرتے ہیں، چاہے وہ کسی اور کے لیے ہو، تو دعا کی رُوح ایک ہی ہے، خواہ اُس کا مقصد کچھ بھی ہو، اور ہمیں شکرگزار ہونا چاہیے جب ہمیں مسلسل کسی دوست کے لیے دعا کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ "میں خدا کا شکر کرتا ہوں"، اور وہ کہتا ہے کہ اُس نے ہمیشہ صاف ضمیر سے خدا کی خدمت کی۔ ایسا ہی تھا، مگر وہ ایک اندھا ضمیر تھا۔ شروع میں جب وہ فریسی تھا، تب بھی وہ خدا کی خدمت کرتا تھا، حالانکہ وہ جہالت میں خدا کے لوگوں کو ستاتا تھا۔ اوہ! مگر یہ ایک بڑی نعمت ہے کہ کوئی اخلاص کے ساتھ خدا کی پیروی کرے۔ خدا ہمیں اس میں مدد دے۔ "میں تجھے اپنی دعاؤں میں رات دن یاد کرتا ہوں۔"

۴۔ تجھ سے ملنے کی بڑی آرزو رکھتا ہوں، تیرے آنسو یاد کر کے، تاکہ خوشی سے بھر جاؤں۔

یہ آنسو کون سے تھے؟ مقدس مردوں اور عورتوں کے آنسو پیرے جوابات کی مانند قیمتی ہوتے ہیں۔ پالوس نے تیمتھیس کی آنکھ میں چمکنے والے آنسو کو دیکھا تھا۔ توبہ کا آنسو، شکرگزاری کا آنسو، پرجوش خواہش کا آنسو۔ اُس نے یہ سب نوٹ کیا تھا، اور ان سب باتوں کو یاد کر کے، وہ دوبارہ اُس پیارے چہرے کو دیکھنا چاہتا تھا۔ مسیحیت ہمیں بے تعلق نہیں بناتی، بلکہ ہمیں نئے رشتے عطا کرتی ہے، نئے بھائی، نئے بیٹے۔

۵۔ اور مجھے وہ بے ریا ایمان یاد آتا ہے جو تجھ میں ہے، جو پہلے تیری نانی لوئیس اور تیری ماں یونیکے میں تھا؛ اور مجھے ۵ یقین ہے کہ تجھ میں بھی ہے۔

مبارک ہے وہ بیٹا جس کے سامنے اُس کی نانی اور ماں ایمان میں ہیں۔ اور افسوس اُس جوان پر جو اپنے باپ دادا کے ایمان کو ترک کر کے راستے سے ہٹ گیا ہے۔ اگر یہاں کوئی ایسا ہے، تو ہم اُسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے، مگر ہم خوشی کے ساتھ اُسے یاد نہیں کر سکتے۔

۶۔ اسی واسطے میں تجھے یاد دلاتا ہوں کہ خدا کی وہ نعمت جو تیرے اندر ہے، میرے ہاتھ رکھنے کے سبب سے، اُسے بھڑکا دے۔

اپنے عطیہ کو بھڑکا، جیسے آگ کو چنگاری دی جاتی ہے۔ وہ بغیر ہلانے کے نہیں جلتی۔ اُسے بھڑکا۔ اور کبھی کبھی ہمارے دل کو جگانا، تیز کرنا، اور زیادہ سرگرم بنانا ضروری ہوتا ہے۔ ہمیں اس کی کوشش کرنی چاہیے۔ شاید یہاں کچھ عزیز دوست ایسے ہیں جن میں بے شمار پوشیدہ عطیے اور سوئے ہوئے قابلیتیں موجود ہیں۔ "خدا کی وہ نعمت جو تیرے اندر ہے، اُسے بھڑکا دے۔"

۷۔ کیونکہ خدا نے ہمیں خوف کی رُوح نہیں دی، بلکہ قدرت اور محبت اور پریزگاری کی۔

نہ تو پالوس میں بزدلی تھی اور نہ ہی تیمتھیس میں۔ وہ کسی سے خوفزدہ نہ تھے۔ خدا نے انہیں اپنی سچائی سکھائی تھی، اور وہ اُسے جانتے تھے اور تھامے رکھتے تھے، ہر مخالفت کو للکارتے ہوئے۔

۸۔ پس تُو ہمارے خداوند کی گواہی دینے سے، اور نہ مجھ سے جو اُس کا قیدی ہوں، شرم کر۔

کیا! لوگ پالوس سے شرماتے تھے؟ اوہ! ہاں، عزیزو۔ وہ عظیم رسول، کیونکہ وہ ستایا جاتا تھا، بعض اُنہی لوگوں کی نظر میں ذلیل ہوا جو اپنی جانوں کے فرض دار تھے۔ یہ اُن لوگوں کا مقدر ہے جو مسیح کے وفادار ہوتے ہیں کہ حتیٰ کہ اچھے لوگ بھی بعض اوقات اُن کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ مگر اِس کی کیا پرواہ؟ وہ اپنے مالک کے حضور جواب دہ ہیں، نہ کہ اپنے ہم خدمتوں کے۔ تاہم یہ ایک سخت بات ہے جب کوئی تم سے شرمائے تم سے شرمائے، حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم نے درست کیا ہے۔ مجھے تعجب نہیں کہ وہ تیمتھیس سے یوں کہتا ہے، "پس تُو ہمارے خداوند کی گواہی دینے سے، اور نہ مجھ سے جو اُس کا قیدی ہوں، شرم کر۔" ہم میں سے بعض جانتے ہیں کہ جو ہمارے قریب رہے، جو ہمارے لیے ویسے تھے جیسے تیمتھیس پالوس کے لیے تھا، وہ ہم سے اور ہمارے خداوند کی گواہی سے شرماتے ہیں۔

- بلکہ خدا کی قدرت کے موافق خوشخبری کے لیے دُکھ اُٹھانے میں میرا شریک ہو۔۸-

یہ کرنے کے لیے تجھے خدا کی قدرت درکار ہوگی، اور خبردار کہ تُو یہ ضرور کرے۔ جس قدر بھی دُکھ خوشخبری مسیحیوں "پر لاتی ہے، تُو اُس میں اپنا پورا حصہ لے۔" خدا کی قدرت کے موافق۔

- جس نے ہم کو نجات دی اور مقدس بلاہٹ سے بُلایا، نہ ہمارے کاموں کے مطابق، بلکہ اپنے ہی ارادہ اور اُس فضل کے موافق۹
—، جو ہم کو مسیح یسوع میں پیشتر از عالمین عطا ہوا

کتننا صاف ظاہر ہوتا ہے کہ رسول یقین رکھتا تھا کہ ایمانداروں کو ازل سے برگزیدہ کیا گیا۔ کہ وہ مسیح میں ہیں، اور کہ وہ مسیح میں فضل کے وارث ہیں۔ "وہ فضل جو ہم کو مسیح یسوع میں پیشتر از عالمین عطا ہوا۔" خدا کی محبت اُس کے لوگوں کے لیے کل کی بات نہیں۔ اُس نے اُنہیں اُس وقت محبت کی نظر سے دیکھا جب دنیا بنی نہ تھی، اور جب دنیا نیست ہو جائے گی تب "بھی وہ محبت قائم رہے گی۔" وہ فضل جو ہم کو مسیح یسوع میں پیشتر از عالمین عطا ہوا۔

- مگر اب ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کے ظہور سے ظاہر ہوئی، جس نے موت کو نیست کیا، اور خوشخبری کے ۱۰-۱۲ وسیلہ سے زندگی اور بقا کو روشن کر دیا۔ جس کے لیے میں منادی کرنے والا، اور رسول، اور غیر قوموں کا اُستاد ٹھہرایا گیا۔ جس سبب سے میں یہ دُکھ اُٹھاتا ہوں، تو بھی شرمندہ نہیں ہوتا، کیونکہ میں اُسے جانتا ہوں جس پر میرا ایمان ہے، اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری اُس امانت کی حفاظت کر سکتا ہے جو میں نے اُس کے سپرد کی ہے اُس دن کے لیے۔

پالوس جانتا تھا کہ فضل اُس کی جان کو محفوظ رکھ سکتا ہے، مگر میرا خیال ہے کہ یہاں اُس کا مطلب ہے کہ خدا اُس کی خوشخبری کی بھی حفاظت کر سکتا ہے۔ پالوس نے اُسے محفوظ رکھا، ایمان کو قائم رکھا، مگر اب وہ اُسے اُس عظیم تر کے سپرد کرتا ہے جو اُسے سنبھالے گا جب ہر رسول دنیا سے جا چکا ہوگا، اور ہر وفادار گواہ دنیا سے رخصت ہو چکا ہوگا۔ "وہ" میری اُس امانت کی حفاظت کر سکتا ہے جو میں نے اُس کے سپرد کی ہے اُس دن کے لیے۔

—، صحیح کلام کی صورت پر قائم رہ۱۳

بہت سے کہتے ہیں کہ اُن کے پاس کوئی عقیدہ نہیں، مگر مشکل ہی سے کوئی خط ہوگا جس میں کسی عقیدے کا واضح ذکر نہ ہو۔

- جو تُو نے مجھ سے سنا ہے، ایمان اور اُس محبت کے ساتھ جو مسیح یسوع میں ہے۔۱۳

سچائی کو مضبوطی سے تھامے رکھ اُس کی اصل صورت اور شکل کو پکڑے رہ۔ اگر تم انڈے میں موجود زندگی کو محفوظ رکھنا چاہتے ہو، تو تمہیں اُس کے خول کو توڑنے کی بھی اجازت نہیں۔ اُس کی پوری حفاظت کرو، اور جب چالاک دلیلیں دے کر کوئی کہے، "ہم اُسی سچائی کو ایک مختلف صورت میں رکھیں گے"، تو زیادہ محتاط رہو۔ اگر وہ ایک مختلف عقیدہ قائم کرنا نہیں چاہتے، تو پھر ایک مختلف صورت کی کیا ضرورت؟ نہیں، اے میرے بھائیو، خاص کر تم جو تیمتھیس کی مانند ہو، اس آیت کو دل میں بٹھا لو۔ "صحیح کلام کی صورت پر قائم رہ، جو تُو نے مجھ سے سنا ہے، ایمان اور اُس محبت کے ساتھ جو مسیح یسوع میں ہے۔"

- اُس نیک چیز کی جو تیرے سپرد ہوئی، اُس پاک روح کے وسیلہ سے جو ہم میں بسا ہوا ہے، حفاظت کر۔۱۴

یہی وہ چیز ہے جو ہمیں درکار ہے۔ اگر پاک روح ہمارے اندر بسا ہوا ہو، تو ہم کبھی سچائی سے لاپرواہی نہ کریں گے۔ وہ سچائی کا محب اور ظاہر کرنے والا ہے، اور جتنا زیادہ پاک روح ہم میں بسا ہوگا، اتنا ہی ہم خدا کے کلام اور اُس کے اصولوں کو اپنے دلوں میں مضبوطی سے تھامے رکھیں گے۔

- تُو جانتا ہے کہ سب جو آسیہ میں ہیں، مجھ سے برگشتہ ہو گئے ہیں؛۱۵

کیا! پالوس سے برگشتہ ہو گئے؟ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر کچھ لوگ کسی مسیحی خادم سے منہ موڑ لیں تو یہ کوئی بہت بڑا اور بھیانک واقعہ ہے۔ حقیقت میں، یہ اُن کے لیے بھیانک ہے، نہ کہ خادم کے لیے۔ پالوس ثابت قدم رہا، وہ جو دلیر ترین لوگوں میں سے تھا، مگر سب اُس سے پھر گئے۔ تو اس میں کیا ہوا؟ کیا پالوس دُگمگایا؟ برگز نہیں۔ "تُو جانتا ہے کہ سب جو آسیہ میں ہیں، مجھ سے برگشتہ ہو گئے ہیں۔"

- جن میں فوگلس اور برُمنیس بھی ہیں۔ ۱۵

یہ دو وہ شخص تھے جو بہتر جانتے تھے کہ کیا کرنا چاہیے۔ پالوس کی نظر خاص طور پر اُن پر تھی۔ وہ جو دوسروں سے زیادہ سخت، ضدی، بے رحم اور دانستہ طور پر اُس سے منہ موڑنے میں مجرم تھے۔

- خداوند اُنسیفُرس کے گھرانے پر رحمت کرے، کیونکہ اُس نے بارہا مجھے تازگی بخشی، اور میری زنجیروں سے شرم ۱۶-۱۷ نہ کی۔ بلکہ جب وہ رومہ میں تھا، تو اُس نے بڑی کوشش سے مجھے تلاش کیا اور پا لیا۔

رومہ میں یہ معلوم کرنا کہ قیدی کہاں ہے، آسان نہ تھا۔ وہاں کے رجسٹر کھلے عام دستیاب نہ تھے۔ مختلف جیلوں میں جانا پڑتا، اور پہرے داروں کو رشوت دینی پڑتی تاکہ کسی قیدی کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکے، یا اُس سے ملاقات کی اجازت مل سکے۔ مگر اُنسیفُرس نے پالوس کو ڈھونڈنے کا عزم کر رکھا تھا۔ غالباً وہ مامرتینی قید خانے گیا، وہی زیر زمین قید خانہ جس میں بعض ہم میں سے گئے ہیں۔ ایک تہ خانے کے نیچے دوسرا تہ خانہ۔

پہلا حصہ روشنی سے محروم تھا، سوائے ایک گول سوراخ کے جو چھت پر تھا، اور نیچے گرنے کے لیے ایک اور سوراخ تھا جو دوسرے تہ خانے میں لے جاتا تھا۔ روایت ہے کہ پالوس وہاں قید تھا۔ پھر پالاتین جیل تھی، جو پیٹورین گارڈز کی چوکی کے قریب، پالاتین پہاڑی پر محل کے ساتھ واقع تھی۔ وہاں پالوس یقینی طور پر قید تھا، اور اُنسیفُرس ایک جیل سے دوسری جیل گیا۔

کیا تم نے ایک چھوٹے قد کے یہودی کو دیکھا ہے، جس کی آنکھیں کمزور ہیں؟" ممکن ہے کہ اُس نے یوں پالوس کے بارے میں پوچھا ہو۔ "وہ میرا دوست ہے۔ میں اُس سے ملنا چاہتا ہوں۔"

کیا! وہ پالوس؟ وہ شخص جو ہر صبح ہم میں سے کسی نہ کسی کے ساتھ زنجیر میں جُڑا ہوتا ہے؟ ہمیں بارہ گھنٹے اُس کے ساتھ رہنا پڑتا ہے، اور وہ زیادہ تر وقت ہمیں تبلیغ کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب ہم چھوڑے جاتے ہیں تو ہمیں سب یاد رہتا ہے۔"

"ہاں، وہی میرا آدمی ہے!" اُنسیفُرس نے کہا۔ "کیا وہ یسوع مسیح کے بارے میں بات کرتا ہے؟" اوہ! اُس کے سوا کسی اور چیز کا ذکر نہیں کرتا۔ وہ کسی بھی سپاہی کو خود سے جُڑا ہونے کے بعد بغیر یسوع مسیح کے "بارے میں بتائے جانے نہیں دیتا۔"

یہی تو وہ شخص ہے جسے میں ڈھونڈ رہا ہوں!" اُنسیفُرس نے بڑی محنت سے اُسے تلاش کیا، اور اُسے پا لیا۔"

- خداوند اُسے اُس دن کے لیے اپنی رحمت عطا کرے، اور تُو جانتا ہے کہ اُس نے افسس میں مجھ سے کتنی خدمت کی۔ ۱۸